خصوصاً غیرمسلم اصحاب کو بطورِ تحفہ پیش کرنے کے لیے ایک بہتر چیز ہے۔ کیا خبر کون سی بات کس کے لیے ہدایت کا سبب بن جائے۔ (ربیعہ رحمٰن)

**مولانا مودودی کے حوالے سے علماے کرام کی خدمت میں**، شفیق الرحمٰن عباسی۔ ناشر: اعلیٰ مطبوعات، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۶۵۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مولانا مودودی علیہ الرحمہ کو زندگی میں ایک جانب ملحدین، اباحیت پسندوں، کمیونسٹوں، قادیانیوں اور منکرین حدیث وغیرہ کی تنقید کا سامنا کرنا پڑا تو دوسری جانب متعدد علما نے بھی اس تنقیدی یلغار میں حسبِ توفیق اپنا حصہ ڈالا۔ مولانا مودودی مرحوم کے فاضل رفقا میں سے چند احباب نے بروقت اس تنقید کا جائزہ لیا اور علمی پہلوؤں سے بھی تجزیہ پیش کیا۔ زیرنظر کتاب درحقیقت انھی جوابی تحریروں کے چیدہ چیدہ اقتباسات کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

جن موضوعات پر اقتباسات کو پیش کیا گیا ہے، فی زمانہ ان حوالوں سے مولانا مودودی پر کم ہی تنقید کی جاتی ہے، البتہ 'نائن الیون' کے بعد کے حالات میں انھیں دوسرے موضوعات کی بنیاد پر ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے اور اس کام میں بھی مقدس اور غیرمقدس دونوں حلقے اپنا کام کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر: اسلام اور ریاست کا تعلق، عورتوں کے حقوق، اسلام: جہاد یا دہشت گردی، دعوت کی ذمہ داری، فریضۂ اقامتِ دین کی حقیقت وغیرہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پروپیگنڈے کا مناسب جواب دیا جائے۔ کتاب کی تدوین میں ضمنی سرخیوں کے اضافے، اشاریے کی تدوین اور تمام حوالہ جات کی صحت کے اہتمام سے کام کی اہمیّت دوچند ہو جاتی۔ (س-م-خ)

**استاد: ملت کا محافظ**، پروفیسر ثریا بتول علوی۔ ناشر: تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین)۔ تنظیم منزل، بہاول شیر روڈ، مزنگ، لاہور۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

ہر عہد کے اپنے تقاضے اور چیلنج ہوتے ہیں جن سے باخبر رہنا ایک استاد کے لیے ناگزیر ہے، اس لیے کہ معمارِ قوم کی حیثیت سے اسے ایک نسل کی تربیت کرنا ہوتی ہے جسے مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ زیرنظر کتاب، مصنفہ نے اسی مقصد کے پیشِ نظر تحریر کی ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے بھی پیش آئی کہ نائن الیون کے سانحے کے بعد اُمت مسلمہ کو نئے مسائل کا سامنا تھا۔